بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ
عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ

الفضل ربوہ

بروز اتوار

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۰/۲۵ | ۲۴ رمضان ۱۳۹۱ھ ۱۴ نبوت ۱۳۵۰ ہش ۱۴ نومبر ۱۹۷۱ء | نمبر ۲۶۳

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبار احمدیہ

ربوہ۔ ۱۳ نبوت۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ۱۲ نبوت کی رپورٹ میں تحریر فرماتے ہیں کہ:۔

آج دوپہر کو کچھ ضعف کی شکایت رہی۔ اس وقت طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب حضور کی صحت کاملہ وعاجلہ کے لئے توجہ اور التزام کے ساتھ دعا فرمائیں۔

ربوہ۔ ۱۳ نبوت۔ کل بروز جمعہ حضور ایدہ اللہ علالت طبع کی وجہ سے خطبہ جمعہ ارشاد فرمانے کے لئے خود تشریف نہ لا سکے۔ حضور کی زیر ہدایت محترم مولٰنا ابو العطاء صاحب نے خطبہ پڑھا اور نماز جمعہ پڑھائی۔ خطبہ میں آپ نے لیلۃ القدر کی حقیقت کو واضح فرمایا اور بتایا کہ رمضان المبارک کی لیلۃ القدر کے علاوہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ اور حضور کے روحانی فرزند جلیل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت بھی ایک قسم کی لیلۃ القدر ہے۔ ہمیں دعاؤں اور عبادات کے ذریعہ لیلۃ القدر کی برکات سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے کی کوشش کرنی چاہیئے۔

ربوہ۔ ۱۳ نبوت حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت جسم میں اور بالخصوص کمر میں درد کی وجہ سے ناساز ہے احباب صحت کاملہ کے لئے دعا کریں۔ کل کے الفضل میں حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا کی طرف سے جو درخواست دعا شائع ہوئی ہے اس میں سہواً ایک غلطی ہوگئی ہے جس کی طرف توجہ دلاتے ہوئے آپ تحریر فرماتی ہیں:۔

میری بھتیجی امۃ السلام (بیگم مرزا رشید احمد صاحب) کی پوتی اور میری ہمشیرہ عزیزہ امۃ الحفیظ بیگم کی نواسی سعدیہ جو عزیزہ فوزیہ کی لڑکی ہے۔ لائل پور میں بہت بیمار ہے۔ خاص دعاؤں کی ضرورت ہے۔

مبارکہ

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس بچی کو کامل صحت بخشے۔

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

للّٰہی وقف یہ ہے کہ انسان اپنی پوری زندگی خدا تعالیٰ کیلئے وقف کردے
اور
اس کا ہر فعل اور ہر حرکت و سکون خدا کے حکم سے بنی نوع کی بھلائی کیلئے وقف ہو

"مِمَّا رَزَقْنٰھُمْ روپیہ پیسہ سے مخصوص نہیں خواہ جسمانی ہو یا علمی، سب اس میں داخل ہے۔ جو علم سے دیتا ہے وہ بھی اسی کے ماتحت ہے۔ مال سے دیتا ہے وہ بھی داخل ہے۔ طبیب ہے وہ بھی داخل ہے۔ مگر بموجب منشاء ھُدًی لِّلْمُتَّقِیْنَ ابھی تک اس مقام تک نہیں پہنچا جہاں قرآن شریف اسے لیجانا چاہتا ہے اور وہ وہ مقام ہے کہ انسان اپنی زندگی ہی خدا تعالیٰ کے لئے وقف کردے۔ اور یہ للّٰہی وقف کہلاتا ہے۔ اس حالت اور مقام پر جب ایک شخص پہنچتا ہے تو اس میں مِمَّا رہتا ہی نہیں۔ کیونکہ جب تک وہ مِمَّا کی حد کے اندر ہے اس وقت تک وہ ناقص ہے اور اس علّت غائی تک نہیں پہنچا جو قرآن مجید کی ہے۔ لیکن کامل اسی وقت ہوتا ہے جب یہ حد نہ رہے اور اس کا وجود، اس کا ہر فعل، ہر حرکت و سکون محض اللہ تعالیٰ کے حکم اور اذن کے ماتحت بنی نوع کی بھلائی کے لئے وقف ہو۔ دوسرے لفظوں میں یہ کہو کہ مِمَّا رَزَقْنٰھُمْ یُنْفِقُوْنَ کا کمال یہی ہے جو ھُدًی لِّلْمُتَّقِیْنَ کے منشاء کے موافق ہے۔ . . . . . ایسا انسان خود اس قابل ہو جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس پر وحی اور الہام کا دروازہ کھولا جاتا ہے اور وہ وحی الٰہی اس پر بھی اُترتی ہے جس سے اس کا ایمان ترقی کر کے کامل یقین اور معرفت کے درجہ تک پہنچ جاتا ہے اور وہ اس ترقی کو پالیتا ہے جو ہدایت کا اصل مقصود تھا۔ اس پر وہ انعام و اکرام ہونے لگتے ہیں جو مکالمہ الٰہیہ سے ملتے ہیں۔"

(ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۳۱۹ و ۳۲۰)

مبلّغین اسلام اور کارکنان سلسلہ احمدیہ کے لئے
تحریک دعا

:(از محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ):

رمضان المبارک کا آخری عشرہ شروع ہے۔ دعاؤں کی قبولیت کے ایام ہیں۔ اسوقت دنیا کے مختلف ممالک میں تحریک جدید کے مبشرین اسلام کا پیغام پہنچانے میں مصروف ہیں۔ اسی طرح پاکستان میں بھی مختلف مقامات پر مربیان سلسلہ کام کر رہے ہیں۔ اسلئے احباب جماعت کی خدمت میں گذارش ہے کہ ان کیلئے دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ ان سب کا حامی و ناصر ہو۔ ان کی کوششوں میں اپنے فضل سے برکت ڈالے اور جن کے اہل و عیال پاکستان میں ہیں، وہ خیر و عافیت سے رہیں۔ نیز سلسلہ کے دیگر کارکنان جو خدمت دین میں مصروف ہیں انہیں بھی زیادہ سے زیادہ خدمت کی توفیق دے اور وہ اخلاص، محنت اور دیانت کے ساتھ اپنے فرائض بجالانے والے ہوں۔ اور اللہ تعالیٰ کے حضور ان کی خدمات مقبول ہوں۔ آمین

(مرزا مبارک احمد)

(مسعود احمد پبلشر و ایڈیٹر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۴ ر نبوت ۱۳۵۰ ہش

غلبۂ اسلام کے ضمن میں معرفتِ الٰہی کی بنیادی اہمیّت

یہ امر ظاہر و باہر ہے اور جماعت احمدیہ کا ہر فرد اس سے اچھی طرح واقف و آگاہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت اور جماعت احمدیہ کے قیام کا مقصد اسلام کو ساری دنیا میں غالب کرنا ہے۔ حضور علیہ السلام نے اپنی پُر معارف تصانیف اور دیگر تحریرات میں اس مقصد کو بہت وضاحت کے ساتھ بیان فرمایا ہے اور اس پر اس قدر زور دیا ہے کہ افرادِ جماعت ہی نہیں بلکہ اغیار تک اس حقیقت سے اچھی طرح واقف ہیں کہ جماعت احمدیہ جس مشن کو لے کر اٹھی ہے وہ یہی ہے کہ تبلیغ و اشاعت کے ہر ممکن ذریعہ کو بروئے کار لا کر اسلام کو اس طور پر دنیا میں پھیلایا جائے کہ وہ پورے کرۂ ارض پر غالب آجائے۔

اس تعلق میں سب سے زیادہ زور حضور علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی حقیقی معرفت حاصل کرنے پر دیا ہے اور حصول معرفت الٰہی کی اہمیت کو اس کثرت اور شدّ و مدّ کے ساتھ واضح فرمایا ہے کہ یہ امر عیاں ہوئے بغیر نہیں رہتا کہ آپ کی بعثت کا ایک مقصد یہ بھی ہے کہ آپ کے متبعین کو زندہ خدا پر زندہ ایمان نصیب ہو جائے، ایسا پختہ اور مستحکم ایمان کہ جس کی بنیاد ذاتِ باری کی حقیقی معرفت پر ہو تاکہ اس بارہ میں کوئی شک کوئی شبہ اور کوئی دغدغہ ان کے دلوں میں کبھی راہ نہ پا سکے۔ بلکہ اس پختہ اور غیر متزلزل ایمان کے لازمی نتیجہ کے طور پر ان کا زندہ خدا کے ساتھ زندہ تعلق قائم ہو جائے۔ چنانچہ حضور علیہ السلام نے اپنی کتب و ملفوظات میں جتنا زور اسلام کو دنیا میں غالب کرنے پر دیا ہے اتنا ہی بلکہ اس سے بھی بڑھ کر زور اس بات پر دیا ہے کہ احبابِ جماعت کو اللہ تعالیٰ کی حقیقی معرفت نصیب ہو اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ محبت ذاتی کے نتیجہ میں اُس کے ساتھ ان کا زندہ تعلق قائم ہو جائے۔

اس کی وجہ یہ ہے کہ جہاں مذہب کا بنیادی مقصد ہی یہ ہے کہ انسان کا اپنے پیدا کرنیوالے کے ساتھ زندہ تعلق قائم ہو جائے وہاں اسلام کو دنیا میں غالب کرنے کی کامیاب جد و جہد کا دار و مدار بھی اللہ تعالیٰ کی حقیقی معرفت کے حصول اور اس کے ساتھ زندہ تعلق کے قیام پر ہی ہے۔ اسلام کو غالب کرنے کی جد و جہد جاری نہیں رکھی جا سکتی جب تک کہ اس راہ میں بے دریغ اور ہر آن پہلے سے بڑھ کر قربانیاں نہ کی جائیں۔ اور دین کی سر بلندی کی خاطر مسلسل اور نسلاً بعد نسلٍ قربانیوں کی توفیق اس وقت تک نہیں مل سکتی جب تک کہ اللہ تعالیٰ کی ہستی پر حقیقی ایمان اور اس کی ہستی کا کامل عرفان نصیب نہ ہو۔ جب انسان کو ذاتِ باری کی حقیقی معرفت نصیب ہو جاتی ہے اور اس کی ذات اور اس کی غیر محدود صفات پر اُسے حقیقی اور کامل ایمان حاصل ہو جاتا ہے پھر وہ رضائے الٰہی کے حصول کی خاطر اپنی ہر چیز قربان کرنے کے لئے تیار ہو جاتا ہے۔ شیطان کا کوئی وار بھی اُس پر چل نہیں سکتا۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے غلبۂ اسلام کی جد و جہد اور حقیقی ایمان باللہ اور معرفتِ الٰہی کے باہمی تعلق کو بہت پُر معارف انداز میں واضح فرمایا ہے۔ حضور قرآن مجید کی آیت يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَابْتَغُوْۤا اِلَيْهِ الْوَسِيْلَةَ وَجَاهِدُوْا فِيْ سَبِيْلِهٖ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝ (مائدہ آیت ۳۶) کی تفسیر بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"جس وقت انسان صحیح معنوں میں اپنے رب کو پہچاننے لگتا ہے اور اسکی ذات اور اس کی صفاتِ کاملہ حسنہ کا کامل عرفان حاصل کر لیتا ہے، تو اللہ تعالیٰ کی بڑی ہی قدر اور عزّت انسان کے دل میں پیدا ہو جاتی ہے۔ اُس کی عزّت اور عظمت اور اس کا جلال کچھ اس طرح دل میں بیٹھ جاتا ہے کہ دنیا کی ہر چیز اُس کے مقابلہ میں کچھ بھی نہیں رہتی وہ ہیچ نظر آتی ہے۔ قدر دانی کا یہ جذبہ محبّت اور خوف سے جُداگانہ ہے اور میں سمجھتا ہوں اور مجھے یقین ہے کہ تجربہ رکھنے والے اس پر گواہی دینگے کہ یہ خوف اور محبت کے جذبہ سے بلند تر ہے۔ پس اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ خوف اور محبت کے بعد جب تم واقعہ میں اللہ تعالیٰ کو پہچاننے لگے اور اس کی معرفت تمہیں حاصل ہو گئی تو پھر تم اس بات سے رہ نہیں سکتے کہ اُس کے راستہ میں جہاد کرو۔ یعنی راہ جب مل گئی تو دنیا کی ہر تکلیف برداشت کرتے ہوئے ہر قربانی دے کر اس راہ پر گامزن رہنا یہ مجاہدہ ہے۔ مال کی قربانی ہے، نفس کی قربانی ہے، جان کی قربانی ہے، اوقات کی قربانی ہے، عزتوں کی قربانی ہے اور اولاد کی قربانی ہے۔ غرض ہر قسم کی قربانی ہے جس کا مطالبہ "جَاهِدُوْا" ہم سے کرتا ہے۔ جب اللہ تعالیٰ کا مقام انسان نے پہچان لیا تو وہ کہاں بخل کرے گا۔ بخل تو ایسے دل اور ایسے دماغ میں داخل ہو نہیں سکتا۔ وہ تو کہے گا ہر چیز خدا کی راہ میں قربان ہے۔" (خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۵ ر مئی ۱۹۶۸ء مطبوعہ الفضل ۲۲ رجون ۱۹۶۸ء)

پس غلبۂ اسلام کی جد و جہد کو کامیابی سے جاری رکھنے کی خاطر ہر قسم کی قربانیاں دینے کے لئے ضروری تھا کہ افرادِ جماعت کو پہلے ذاتِ باری کی حقیقی معرفت نصیب ہو۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان خوش نصیب لوگوں کو جو آپ پر ابتداءً ایمان لائے ذاتِ باری کے حقیقی عرفان سے مالا مال کیا تاکہ وہ معرفتِ الٰہی کے طیّب و شیریں ثمر کے طور پر ذوق و شوق اور ولولۂ عشق سے ہمکنار ہوں اور پھر اپنا سب کچھ غلبۂ اسلام کی راہ میں قربان کرنے کے لئے تیار ہو جائیں۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ آپؑ کے اصحابؓ نے خود آپؑ کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے للّٰہی وقف کا ایسا اعلیٰ نمونہ پیش کیا کہ اپنا سب کچھ اسلام کی خاطر قربان کر دکھایا۔ اور خلافت کے آسمانی نظام کی برکت سے معرفتِ الٰہی سے بہرہ یاب ہونے اور نسلاً بعد نسلٍ ہوتے چلے جانے کے نتیجہ میں جماعت کو آج کے دم تک ہر بار پہلے سے بڑھ کر قربانیاں پیش کرنے کی توفیق ملتی چلی آرہی ہے۔

اس لحاظ سے جماعتِ احمدیہ کے افراد ہونے کی حیثیت میں ہمیں اللہ تعالیٰ کے ان خاص بندوں میں شمولیت کا شرف حاصل ہے جنہیں اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپؑ کے خلفاء کے ذریعہ اپنی حقیقی معرفت کی دولتِ لازوال سے نوازا ہے اور اس کے طفیل ہمیں دنیا میں اسلام کی سر بلندی کی خاطر قربانیاں پیش کرنے اور ہر بار پہلے سے بڑھ کر قربانیاں پیش کرتے چلے جانے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم اپنے اس امتیازی مقام کا پورا پورا احساس کرتے ہوئے اُس نور سے استفادہ کرتے چلے جائیں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپؑ کے خلفاء کے ذریعہ آسمان سے اُترا ہے اور اس طرح معرفتِ الٰہی میں ترقی کرتے چلے جائیں تا دنیوی اموال اور دنیوی عزّ و جاہ کی محبت کبھی ہمارے دلوں میں جگہ نہ پا سکے اور ہم عرفانِ الٰہی کی دولتِ لازوال کے بالمقابل دنیا کی ہر چیز کو ہیچ سمجھتے ہوئے اسے اللہ تعالیٰ اور اس کے دین کی راہ میں قربان کرتے چلے جائیں اور قربانیوں کے میدان میں ہمارا قدم ہمیشہ آگے ہی آگے بڑھتا چلا جائے اور ہمارے شوقِ قربانی کو دیکھ کر آسمانوں پر اللہ تعالیٰ کے فرشتے ہر بار عش عش کر اٹھتے رہیں۔ اسی میں ہماری کامیابی اور اسلام کی کامیابی اور غلبہ کا راز مضمر ہے۔

بعض کبیرہ گناہ

کتبِ احادیث میں ایسی احادیث بکثرت ملتی ہیں جن میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض کبیرہ گناہوں کی نشاندہی فرما کر مسلمانوں کو پورے تعہد کے ساتھ ان سے بچنے کی تلقین فرمائی ہے۔ ان کبیرہ گناہوں میں سے ایک والدین کی نافرمانی بھی ہے۔ ذیل میں بعض ایسی احادیث درج کی جاتی ہیں جو بعض کبیرہ گناہوں کی تفصیل پر مشتمل ہیں۔

(۱) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو مخاطب کر کے فرمایا اے لوگو! کیا میں تم کو بعض کبیرہ گناہوں سے خبردار کروں؟ حضورؐ نے یہ بات تین دفعہ دہرائی۔ صحابہؓ نے عرض کیا اے اللہ کے رسولؐ ہمیں کبیرہ گناہوں سے ضرور آگاہ فرمائیے۔ حضورؐ نے فرمایا ایک کبیرہ گناہ یہ ہے کہ کسی کو اللہ تعالیٰ کا شریک بنایا جائے۔ دوسرا کبیرہ گناہ یہ ہے کہ انسان ماں باپ کی نافرمانی کا مرتکب ہو۔ اُس وقت حضورؐ تکیہ لگائے بیٹھے تھے یکدم تکیہ کا سہارا چھوڑ کر اُٹھ بیٹھے اور فرمایا تیسرا کبیرہ گناہ جھوٹ بولنا اور جھوٹی گواہی دینا ہے۔ حضورؐ نے یہ بات اتنی بار کہی کہ صحابہؓ نے اپنے دل میں سوچا کہ حضورؐ اس قدر تاکید فرما چکے ہیں کہ اب مزید تاکید کی گنجائش نہیں۔

(بحوالہ بخاری و مسلم)

(۲) حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کبیرہ گناہوں میں یہ گناہ بھی شامل ہیں (۱) کسی کو اللہ کا شریک بنانا (۲) والدین کی نافرمانی کرنا (۳) ناحق خون کرنا (۴) جھوٹی قسم کھانا (بحوالہ بخاری)

(۳) حضرت عبداللہؓ بن عمرو بن العاص ہی سے یہ روایت بھی مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک کبیرہ گناہ یہ بھی ہے کہ آدمی اپنے والدین کو گالیاں دے۔ صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہؐ کیا کوئی اپنے ماں باپ کو بھی گالیاں دیتا ہے؟ آپؐ نے فرمایا جو شخص کسی کے ماں باپ کو گالی دیتا ہے اور وہ پلٹ کر اس کے والدین کو گالی دے تو وہ خود اس گالی کا ذمہ دار ہوگا۔ (بحوالہ بخاری و مسلم)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سحری اور افطاری کے احکام

مکرم چوہدری رشید الدین صاحب شاہد مربی سلسلہ احمدیہ

روزہ رکھنے اور افطار کرنے کے اوقات قرآن مجید میں واضح طور پر بیان ہوئے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

وَکُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰی یَتَبَیَّنَ لَکُمُ الْخَیْطُ الْاَبْیَضُ مِنَ الْخَیْطِ الْاَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ ثُمَّ اَتِمُّوا الصِّیَامَ اِلَی الَّیْلِ ۔

(بقرہ آیت ۱۸۸)

کھاؤ اور پیو یہاں تک کہ فجر کے وقت سفید دھاری سیاہ خط کے ساتھ نہیں واضح طور پر نظر آنے لگ جائے۔ پھر روزہ کو رات تک پورا کرو۔

لیل (رات) اس وقت شروع ہوتی ہے جب سورج غروب ہو جائے۔ (اس لحاظ سے روزہ کا وقت فجر (جو سورج نکلنے سے قریباً ایک گھنٹہ بیس منٹ پہلے ظاہر ہوتی ہے) سے لیکر غروب آفتاب تک ہوتا ہے۔ مندرجہ بالا آیت سے ظاہر ہوتا ہے کہ سحری کھانا چاہیئے گو یہ فرض نہیں اور اس کے بغیر بھی روزہ رکھا جا سکتا ہے لیکن خدا تعالیٰ نے اس کی ترغیب ضرور دلائی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اس کی تاکید فرمائی ہے۔ فرمایا

تَسَحَّرُوْا فَاِنَّ فِی السَّحُوْرِ بَرَکَۃً۔

(بخاری باب برکۃ السحور)

سحری کھایا کرو کیونکہ سحری کھانے میں برکت ہے۔

ایک اور حدیث میں آتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے سحری کھانے والوں پر درود بھیجتے ہیں۔

(اوجز المسالک جلد ۳ صفحہ ۵۱)

اسلام کی تعلیم فطرت کے مطابق ہے وہ نہیں چاہتا کہ انسان پر اتنا بوجھ پڑے کہ وہ برداشت نہ کر سکے یا اس کی جسمانی طاقتیں ہی ضائع ہو جائیں اس لئے اس نے زور دیا ہے کہ روزہ رکھتے وقت سحری کا کھانا کھایا جائے تاکہ فاقے کا وقفہ تھوڑا ہو اور انسان عام کام کاج کے قابل رہے۔ یہی وجہ ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے وصال کے روزوں سے منع فرمایا ہے۔ کیونکہ مسلسل کئی دن کے روزہ سے انسان کے جسم پر غیر معمولی بوجھ پڑتا ہے جو نقصان دہ ہے۔ پھر سحری کی ایک برکت یہ بھی ہے کہ روزہ دار کو فجر سے قبل جاگ کر تہجد اور ذکر الٰہی کا موقع مل جاتا ہے اور اس طرح روزہ کی اصل غرض جو حصولِ قربِ الٰہی ہے پوری ہوتی ہے۔

سحری اذان سے تھوڑی دیر پہلے یعنی آخری وقت میں کھانی چاہیئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے

لَا تَزَالُ اُمَّتِیْ بِخَیْرٍ مَا اَخَّرُوا السَّحُوْرَ وَعَجَّلُوا الْفِطْرَ

(مسند احمد بن حنبل)

میری امت کے حالات اس وقت تک بہتر رہیں گے جب تک وہ سحری دیر سے کھایا کریں گے اور افطاری جلد کیا کریں گے۔ ایک صحابی فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں سحری کھانے اور نماز فجر کھڑی ہونے کے درمیان صرف اتنا ہی وقت ہوتا تھا کہ اس میں بمشکل پچاس آیات قرآن پڑھی جا سکتی تھیں (بخاری)

فجر کی اذان اگر ایسی حالت میں شروع ہو جائے کہ چند لقمے کھانے میں باقی ہوں یا پانی کا گلاس پینے کے لئے ہاتھ میں ہو تو کھانا پینا ترک کرنے کی بجائے اسے جلد پورا کر لینا چاہیئے۔

اگر کوئی یہ سمجھ کر کھانا کھاتا رہا کہ ابھی وقت ہے لیکن بعد میں معلوم ہوا کہ وقت ختم ہو چکا تھا تو اس کا روزہ ہو جائے گا دوبارہ رکھنے کی ضرورت نہیں کیونکہ اپنی طرف سے اس نے احتیاط کی۔

(فتاویٰ حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱۳۶)

اگر کوئی شخص جنبی ہو اور وہ اس وقت جاگے جبکہ اذان ہونے میں بہت تھوڑا وقت باقی ہو اور اسے ڈر ہو کہ اگر وہ غسل کرنے لگ گیا تو اذان ہو جائے گی اور وہ سحری نہیں کھا سکے گا تو ایسے شخص کو غسل کے بغیر ہی سحری کھانے کی اجازت ہے۔ بعد ازاں وہ غسل کر کے نماز فجر پڑھے کیونکہ طہارت نماز کے لئے شرط ہے سحری کے لئے نہیں۔ (مسلم)

جو شخص آنکھ نہ کھلنے کی وجہ سے سحری کھانے سے محروم رہ جائے تو اسے روزہ رکھنا چاہیئے۔ سحری نہ کھا سکنے کا عذر روزہ ترک کر دینے کا جواز مہیا نہیں کرتا۔ ہاں اگر کوئی شخص کمزور ہو اور وہ سمجھے کہ آٹھ پہر کا روزہ نہیں رکھ سکتا تو ایسے شخص کے بارہ میں حضرت مسیح موعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ وہ اس دن کا روزہ نہ رکھے اور رمضان کے بعد اس کی قضا کرے۔

(الفضل ۱۰ جولائی ۱۹۱۶ء)

افطاری

قرآن کریم کی آیت ثُمَّ اَتِمُّوا الصِّیَامَ اِلَی الَّیْلِ سے روزہ افطار کرنے کے وقت کی تعیین ہوتی ہے۔ لغت میں لیل کے معنے مِنْ مَغْرِبِ الشَّمْسِ اِلٰی طُلُوْعِ الشَّمْسِ ہیں۔ یعنی سورج غروب ہونے سے لیکر اس کے طلوع ہونے تک کے وقت کو لیل کہتے ہیں۔ لیکن سنتِ متواترہ اور امت کے اجماعی عمل سے یہ امر ظاہر ہے کہ آیت مذکورہ کی رو سے روزہ میں لیل شامل نہیں بلکہ یہاں رات کا آغاز یعنی غروبِ آفتاب مراد ہے۔ الیٰ کا مفہوم یہ ہے کہ روزہ رات تک رکھنا ہے اور اس کے شروع ہوتے ہی افطار کر لینا ہے احادیث اس مفہوم کی تائید کرتی ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

اِذَا اَقْبَلَ اللَّیْلُ مِنْ هٰهُنَا وَاَدْبَرَ النَّهَارُ مِنْ هٰهُنَا وَغَرَبَتِ الشَّمْسُ فَقَدْ اَفْطَرَ الصَّائِمُ۔

(بخاری کتاب الصوم)

کہ جونہی مشرق سے رات کی سیاہی ظاہر ہو اور دن مغرب کی طرف لوٹ جائے یعنی سورج افق میں غروب ہو جائے تو اسی وقت روزہ دار کو روزہ کھول لینا چاہیئے

سورج غروب ہونے کے بعد روزہ کھولنے میں تاخیر کرنا صحیح نہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وقت ہوتے ہی فوراً روزہ کھولنے کی تاکید فرمائی ہے۔ فرماتے ہیں :- لَا یَزَالُ النَّاسُ بِخَیْرٍ مَا عَجَّلُوا الْفِطْرَ (بخاری باب تعجیل الافطار)

یعنی جب تک لوگ افطار جلدی کرتے رہیں گے اُس وقت تک بھلائی ان کے ساتھ رہے گی۔

نیز فرمایا

لَا یَزَالُ الدِّیْنُ ظَاهِرًا مَا عَجَّلَ النَّاسُ الْفِطْرَ لِاَنَّ الْیَهُوْدَ وَالنَّصَارٰی یُؤَخِّرُوْنَ (ابن ماجہ)

کہ جب تک لوگ افطار کرنے میں جلدی کریں گے دین غالب رہے گا۔ مسلمانوں کو روزہ کھولنے میں تاخیر نہیں کرنی چاہیئے کیونکہ یہ طریق یہود اور نصاریٰ کا ہے۔

روزہ کس چیز سے کھولنا چاہیئے؟ اس بارہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے

اِذَا اَفْطَرَ اَحَدُکُمْ فَلْیُفْطِرْ عَلٰی تَمْرٍ فَاِنَّهٗ بَرَکَةٌ فَاِنْ لَّمْ یَجِدْ فَلْیُفْطِرْ عَلٰی مَاءٍ فَاِنَّهٗ طَهُوْرٌ (ترمذی)

جب تم میں سے کوئی روزہ افطار کرے تو اسے کھجور سے روزہ کھولنا چاہیئے۔ اور اگر کھجور میسر نہ ہو تو پانی سے۔ پانی بھی پاکیزہ چیز ہے۔

روزہ افطار کرتے وقت رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم مندرجہ ذیل دعا کیا کرتے تھے

اَللّٰهُمَّ لَکَ صُمْتُ وَعَلٰی رِزْقِکَ اَفْطَرْتُ

(ابوداؤد)

اے میرے خدا میں نے تیری رضا جوئی کے لئے روزہ رکھا اور اب تیرے دئے ہوئے رزق سے افطار کرتا ہوں۔

دوسروں کا روزہ کھلوانا بھی موجب ثواب ہے۔ حضور علیہ السلام فرماتے ہیں :-

مَنْ فَطَّرَ صَائِمًا کَانَ لَهٗ مِثْلُ اَجْرِهٖ غَیْرَ اَنَّهٗ لَا یَنْقُصُ مِنْ اَجْرِ الصَّائِمِ شَیْئًا۔

(ترمذی کتاب الصوم)

یعنی جو شخص کسی کا روزہ افطار کراتا ہے اسے روزہ رکھنے والے کے برابر ہی ثواب ملتا ہے لیکن روزہ دار کا ثواب اس وجہ سے کم نہیں ہوتا۔

ہر احمدی کا حسب استطاعت فرض ہے کہ وہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے اور اپنے غیر از جماعت دوستوں کو پڑھنے کے لئے دے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محترم بزرگ والدینؓ کی یاد میں

(محترمہ زینب حسن صاحبہ بنت حضرت سیٹھ عبداللہ الٰہ دین صاحبؓ)

ویسے تو مقدس پیارے والدینؓ کی یاد دل میں ہر وقت رہتی ہے۔ تاہم اکتوبر کا مہینہ جس میں والد صاحب بزرگوار کی پیدائش ہوئی اور پھر رمضان المبارک کی ۱۲ تاریخ مغرب کے وقت جب کہ مؤذن کی اذان کے پہلے الفاظ "اللہ اکبر" سنائی دیئے اور والدؓ صاحب کے آخری الفاظ "اللہ" زبان سے نکلے خاص طور پر ذہن پر نقش ہیں۔ کمرہ میں آپ کی سب سے بڑی صاحبزادی میری محترمہ ہمشیرہ آپا فاطمہ والد صاحبؓ کے پاس ہی تھیں۔ میں چار ہفتہ قبل ڈھاکہ سے آپ کی علالت کی خبر پا کر ایک ہی دن میں خدا کے فضل سے حیدرآباد پہنچ گئی تھی۔ اس وقت آپ کو کوئی تکلیف نہ تھی۔ صرف بڑھاپے کی کمزوری تھی۔ قریباً ایک ماہ تک مجھ کو آپ کی رفاقت نصیب ہوئی۔ آپ کی خدمت میرے لئے راحت اور میری خوش قسمتی تھی۔ لیکن دل کے کمزور ہونے کے باعث آپ کی تکلیف کے وقت اور اس وقت جب کہ اللہ کے فرشتوں نے ہمارے پیارے والد صاحبؓ کو اپنے مالک حقیقی کے حضور ہم سے جدا کر کے پہنچا دیا میں ان کے قریب نہ رہ سکی بلکہ دوسرے کمرے میں بے چین تڑپتی رہی۔ آپ کے بعد محترمہ والدہ صاحبہؓ کا وجود ہمارے لئے ۴ سال تک باعث برکت رہا۔ آخر یہ پیاری شفیق و فرشتہ سیرت ہستی بھی ہم سے جدا ہو گئی اور ہم والدین جیسی قیمتی اور بابرکت ذات کے سایہ سے محروم ہو گئے۔

اے جانیوالے جا تیرا فردوس ہو مقام
تجھ پر خدا کی رحمتیں افشاں رہیں مدام

رمضان المبارک کے ایام میں محترم والد صاحبؓ اور والدہ صاحبہؓ کی عبادت اور مصروفیت میں زیادتی ہو جاتی تھی۔ صبح تہجد کے لئے بہت جلد اٹھتے تھے ۸ رکعتیں پڑھتے میں ایک گھنٹہ صرف ہوتا تھا۔ پھر صبح ۹ بجے تسبیح کی نماز اور اشراق کی ۴ رکعتیں پڑھتے۔ قرآن شریف کی تلاوت کے بعد اپنی تبلیغی ڈاک وغیرہ میں مصروف رہتے۔ نماز ظہر کے بعد آرام کے عادی نہ تھے بلکہ دفتر میں بیٹھ کر اپنا کام جاری رکھتے۔ آپ کی سحری افطاری کھانا پینا بہت ہی مختصر سا ہوتا تھا۔ گھر پر جماعت کی نماز ہوتی تھی رمضان میں تراویح کا انتظام ہوتا تھا۔ تراویح کے بعد ہم اپنے اپنے کمرہ میں سونے چلے جاتے تو یہ فرشتہ سیرت انسان پھر دوبارہ وضو فرما کر مسجد کا رخ کرتا اور نماز میں مصروف ہو جاتا۔

آپ کی سخاوت کا یہ حال تھا کہ ہر قسم کے فقراء اور محتاجوں کے لئے الگ پیسے نکال کر تیار رکھتے تھے۔ ۲-۴-۸ آنے اور روپیہ کی ریزگاری خاص طور سے منگوا لیتے اور اپنے ہاتھ سے ہر اتوار کی صبح جب کہ گھر پر فقیروں کا ہجوم ہو جاتا تھا اپنے ہاتھ سے خیرات تقسیم فرماتے۔

حج کا فریضہ ۱۹۲۰ء میں بہمراہی والدہ صاحبہؓ اور میری ہمشیرہ صاحبہ جن کی عمر ۴ سال کی تھی ادا کیا۔ اس زمانہ کا حج ہوائی جہاز کے سفر کی طرح آسان نہ تھا۔ بلکہ اونٹوں پر کئی ہفتے کے عرصہ میں پورا فرمایا۔ حج کے بعد آپ تمام دنیاوی مصروفیتوں، تجارت وغیرہ سے بالکل فارغ ہو کر دین کی اشاعت میں اپنا تمام وقت گزارنے لگے۔ الحمد للہ۔

والد صاحبؓ محترم کی طرح والدہ صاحبہؓ بھی تبلیغ کرنے والی تھیں۔ کوئی موقعہ ہاتھ سے جانے نہیں دیتی تھیں ہمیشہ اپنے ساتھ تبلیغی لٹریچر رکھا کرتی تھیں۔ جہاں کہیں بھی موقع دیکھتیں چاہے دعوت ہو یا کلب ہو یا کوئی ملاقات ہو ان کی کوشش یہی ہوتی کہ پیغام حق پہنچا دیں دین کی خدمت اور اشاعت محترم والدینؓ کے لئے ایک روحانی غذا تھی۔

تمام بزرگ بھائی بہنوں سے درخواست ہے کہ محترم والدینؓ کی ترقی درجات کے لئے دعا فرمادیں۔ نیز یہ کہ اللہ تعالیٰ آپ کی تمام شب و روز کی دعائیں جو آپ نے اسلام و احمدیت کے لئے اور تمام جماعت کے لئے کی تھیں اور اپنی اولاد کے لئے اور اپنے حق میں کیں اپنے فضل و کرم سے قبول فرمائے آمین

آپ کے بعد میرے چھوٹے بھائی یوسف احمد تبلیغ اشاعت کا کام جاری رکھنے کی کوشش کرتے رہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو کامل صحت دے اور دین و دنیا میں کامیابی عطا فرمائے۔ میں ان تمام بھائی بہنوں کی ممنون ہوں گی جو میری یہ چند سطور پڑھنے کے بعد میرے پیارے والدینؓ کو اپنی قیمتی دعاؤں میں اس بابرکت رمضان کے ایام میں یاد فرمائیں گے۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو جزائے خیر دے اور دین و دنیا کی نعمتوں اور فضلوں سے نوازے۔ آمین۔

آخر میں پھر بزرگ محترم والدین کے درجات کی بلندی اور اللہ تعالیٰ کی رضامندی کے حصول کے لئے اور اپنے دین و دنیا دونوں لحاظ سے خاتمہ بالخیر کے لئے دعاؤں کی طلبگار رہوں۔ جزاکم اللہ۔

محررین کی ضرورت

صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کے دفاتر میں محررین کی ضرورت ہے صرف وہی نوجوان جو خدمت دین کا شوق رکھتے ہوں۔ اپنی درخواستیں مورخہ ۲۴ نبوت/نومبر ۱۳۵۰ ہش ۱۹۷۱ء تک سیکرٹری کمیٹی و ناظر بیت المال آمد کے نام بھجوائیں۔ تعلیمی قابلیت کم از کم میٹرک ہونا ضروری ہے اور عمر ۱۸ سال سے زائد اور ۲۸ سال سے کم ہو جو امیدوار کمیٹی کے امتحان اور انٹرویو میں پاس ہوں گے۔ انہیں تاریخ تقرری سے ۹۰/۰۰ روپے ماہوار تنخواہ دی جائے گی۔ ایک سال کا عرصہ امتحانی ہوگا۔ اس عرصہ میں امیدوار کا ٹائپ سیکھنا ضروری ہوگا جس کی رفتار ۳۰ الفاظ فی منٹ ہوگی۔ اس کے بعد اگر ان محررین کا کام تسلی بخش ہوا اور ٹائپ کے امتحان میں بھی کامیاب ہوگئے تو ان کا استقلال ہو سکے گا۔ مستقل ہو جانے کے بعد ۹۰-۴-۱۳۶/EB-۵-۱۴۰/EB-۶-۲۲۰ کا گریڈ دیا جائے گا۔ البتہ وہ گریجویٹ جنہوں نے تمام مضامین میں بی اے کا امتحان پاس کیا ہو۔ انہیں ابتدائی تنخواہ ۱۱۵/ روپے ماہوار اور گریڈ ۱۱۵-۵-۱۳۰/۶-۱۶۰/۱۰-۲۷۰/۸-۲۲۰ دیا جا سکے گا۔ درخواست میں درج ذیل کوائف درج کئے جائیں نامکمل درخواستوں کو زیر غور نہیں لایا جائے گا۔

۱۔ نام امیدوار معہ مکمل پتہ ۲۔ ولدیت
۳۔ تعلیمی قابلیت ۴۔ تاریخ پیدائش معہ حوالہ سند۔
۵۔ سابقہ تجربہ بصورت ملازمت اگر ہو۔ ۶۔ جسمانی صحت کے متعلق ڈاکٹری سرٹیفکیٹ۔
۷۔ چال چلن و دینی حالت کے متعلق امیر صاحب جماعت یا پریذیڈنٹ اور قائد / زعیم خدام الاحمدیہ کی تصدیق۔

نوٹ:- (۱) تاریخ تحریری امتحان ۲۷/نبوت/نومبر ۱۳۵۰ ہش ۱۹۷۱ء صبح ۸½ بجے۔
(۲) انٹرویو ۲۸/نبوت/نومبر ۱۳۵۰ ہش ۱۹۷۱ء کو صبح ۸ بجے نظارت بیت المال (آمد) میں ہوگا۔

سیکرٹری کمیٹی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ

محلہ دارالعلوم غربی میں مسجد کی تعمیر

محلہ دارالعلوم غربی کی بڑھتی ہوئی آبادی کے پیش نظر محلہ کی مستقل مسجد کی تعمیر شروع کی جا رہی ہے۔ بزرگان سلسلہ اور احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں مسجد کی جلد تکمیل کی توفیق عطا فرمادے۔

نظارت بیت المال نے زیر چٹھی ۶۴۳ مورخہ ۲۵-۸-۷۱ء ۱۳۵۰ ہش اہالیان محلہ سے مسجد کے لئے چندہ جمع کرنے کی اجازت مرحمت فرمادی ہے۔ ایسے تمام احباب سے جنہوں نے محلہ میں مکان تعمیر کرلئے ہیں یا زمین خرید چکے ہیں۔ میری درخواست ہے کہ وہ خانہ خدا کی تعمیر میں دل کھول کر حصہ لیں۔ امانت تحریک جدید میں "تعمیر مسجد دارالعلوم غربی" کے نام سے حساب کھلوا دیا گیا ہے جس کا نمبر ۱۲/۱۳۰-۳۰-۴۷۵۶ ہے۔ احباب اپنے عطیہ جات اسی امانت میں جمع کرا دیں اور اس کی اطلاع خاکسار کو بھی فرمائیں تا حساب رکھا جا سکے۔

یہ یاد رہے کہ مرکزی ہدایات کے مطابق یہ مسجد اہالیان محلہ کے چندہ سے ہی تعمیر ہوگی۔ اس لئے ہر ایسے دوست کا جس نے اس محلہ میں مکان یا زمین لے رکھی ہے اس کارخیر میں حصہ لینا لازمی ہے۔

عبداللطیف خان صدر محلہ محلہ دارالعلوم غربی ربوہ

قائدین مجالس خدام الاحمدیہ توجہ فرمائیں

تمام قائدین کو جائزہ لینا چاہیے کہ اگر ان کی مجلس کا بجٹ تشخیص ہو کر مرکز میں نہیں پہنچا تو ابتدائی فرصت میں بجٹ تشخیص کر کے بہر صورت ۱۵ دن کے اندر مرکز کو بھجوائیں اور اس کے ساتھ ہی ماہ نومبر کی وصولی کا کام بھی شروع کر دیں اور سارا سال یہ کوشش کریں کہ ہر ماہ کا چندہ ساتھ ہی ساتھ تدریجی بجٹ کے مطابق مرکز کو پہنچتا رہے۔

مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

خوشی کے مواقع پر شکرانہ فنڈ میں حصہ لیجئے (ناظر بیت المال آمد ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فہرست عطیہ دہندگان برائے علاج نادار مریضان فضل عمر ہسپتال ربوہ (۳)

۸۶	سیکرٹری صاحب مال جماعت احمدیہ شیخوپورہ	۱۱ — ۰۰ روپے
۸۷	" " ۱۶۲ مراد بہاولنگر	۱۰ — ۰۰ روپے
۸۸	عبدالغفور صاحب ڈی ٹائپ لائل پور	۱۰ — ۰۰ روپے
۸۹	غلام محمد صاحب کلیم حافظ آباد	۱۰ — ۰۰ روپے
۹۰	چوہدری غلام احمد صاحب احمد آباد سندھ	۴۳ — ۱۸ روپے
۹۱	شیخ محمود احمد صاحب محمود کلاتھ ہاؤس بہاولنگر	۵۰ — ۰۰ روپے
۹۲	بریگیڈیر نصیر احمد شاہ صاحب راولپنڈی	۲۵ — ۰۰ روپے
۹۳	چوہدری نثار احمد صاحب سرگودھا شہر	۲۰ — ۰۰ روپے
۹۴	مسز ضیاء اظہار صاحبہ "	۱۰ — ۰۰ روپے
۹۵	ڈاکٹر نصیرہ بیگم صاحبہ "	۱۰ — ۰۰ روپے
۹۶	شیخ عبداللطیف صاحب پراچہ "	۲۵ — ۰۰ روپے
۹۷	محمود احمد صاحب ٹھیکیدار کراچی	۱۱ — ۰۰ روپے
۹۸	بیگم صاحبہ ڈاکٹر مظہر الحق صاحب کراچی	۷۰ — ۰۰ روپے
۹۹	بلقیس صادقہ صاحبہ "	۱۰ — ۰۰ روپے
۱۰۰	بشریٰ محمود نواز صاحب "	۱۵ — ۰۰ روپے
۱۰۱	بیگم صاحبہ ایم اے خورشید صاحب "	۱۱ — ۰۰ روپے
۱۰۲	ناہید ضیاء صاحبہ	۱۰ — ۰۰ روپے
۱۰۳	مجیدہ بیگم صاحبہ مرحومہ بوساطت چوہدری یوسف علی صاحب کراچی (پنکھا فنڈ)	۴ — ۰۰ روپے
۱۰۴	ذکیہ خاتون صاحبہ کراچی	۳۹ — ۰۰ روپے
۱۰۵	ڈاکٹر جلال الدین صاحب "	۱۰ — ۰۰ روپے
۱۰۶	منجانب شیخ عبداللطیف صاحب مرحوم سمن آباد لاہور	۵۰ — ۰۰ روپے
۱۰۷	مرزا خلیل احمد صاحب شیزان فیکٹری لاہور	۱۰ — ۰۰ روپے
۱۰۸	اہلیہ صاحبہ " " "	۱۰ — ۰۰ روپے
۱۰۹	چوہدری مبارک احمد صاحب مصری شاہ لاہور	۲۰ — ۰۰ روپے
۱۱۰	میاں محمد سعید صاحب ماڈل ٹاؤن لاہور	۲۰ — ۰۰ روپے
۱۱۱	محمودہ بیگم صاحبہ دختر احمد علی صاحب شیخ ۔ گڑھی شاہو ۔ لاہور	۱۰ — ۰۰ روپے
۱۱۲	بیگم صاحبہ چوہدری عبدالرشید صاحب انجینئرز کالونی لاہور کینٹ	۲۵ — ۰۰ روپے
۱۱۳	منزہ رشید بنت " "	۱۰ — ۰۰ روپے
۱۱۴	مبارکہ رشید " "	۱۰ — ۰۰ روپے
۱۱۵	شیخ ریاض نذیر صاحب اسلامیہ پارک لاہور	۲۵ — ۰۰ روپے
۱۱۶	سعیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ شیخ محمد عبدالرشید صاحب اسلامیہ پارک لاہور	۱۰ — ۰۰ روپے
۱۱۷	عزیزہ شمیم نصرت خانم صاحبہ سول لائن لاہور	۲۰ — ۰۰ روپے
۱۱۸	اہلیہ صاحبہ محبوب جاوید خان صاحب مغلپورہ گنج ۔ لاہور	۱۰ — ۰۰ روپے
۱۱۹	شیخ انوار رسول صاحب کراچی	۱۱ — ۰۰ روپے
۱۲۰	مسز ایس پروین چیمہ صاحب کراچی	۱۵ — ۰۰ روپے
۱۲۱	ملک نصیر احمد صاحب کراچی	۱۰ — ۰۰ روپے
۱۲۲	شیخ رفیع الدین احمد صاحب کراچی	۱۱ — ۸۰ روپے

احباب کرام تمام عطیہ دہندگان کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی اس قربانی کو قبول فرمائے ۔ اور اپنی رحمتوں اور برکتوں سے نوازے ۔

دس روپے سے کم عطیہ دینے والے احباب کے نام شائع نہیں کئے جا رہے ۔ قارئین کرام ان عطیہ دہندگان کو بھی اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں ۔

ڈاکٹر مرزا منور احمد چیف میڈیکل آفیسر
فضل عمر ہسپتال ۔ ربوہ

ماہنامہ انصار اللہ ربوہ
ماہنامہ انصار اللہ مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا ترجمان ہر ماہ باقاعدگی سے مرکز سے شائع ہوتا ہے احباب کو چاہیئے کہ اس رسالہ کو خود خرید کر پڑھیں اور اپنے بچوں کو پڑھائیں ۔ تربیتی کے لحاظ سے یہ رسالہ بے حد مفید ہے ۔ سالانہ چندہ صرف ۸/ روپے
(مینیجر)

تریاق سلیمانی
ربوہ کا مشہور خوشذائقہ چورن !
تبخیر معدہ ۔ بدہضمی ، پیٹ درد ، ہیضہ ، متلی ، قے اور اسہال کیلئے مفید ہے ۔ ایک روپیہ ، دو روپیہ ، تین روپیہ ، چھ روپیہ
المنار دواخانہ گولبازار ربوہ

فوجی بھرتی

مورخہ ۱۵ نومبر ۱۹۷۲ء بروز پیر بوقت ۸ بجے صبح ایوان محمود (خدام الاحمدیہ ہال) ربوہ میں فوجی بھرتی ہوگی ۔

امیدوار تعلیمی سرٹیفکیٹ ہیڈ ماسٹر کے دستخطوں سے اپنے ہمراہ ضرور لائیں ۔

کم از کم معیار بھرتی

قد = ۵ فٹ ۴ انچ وزن = ۱۰۷ پونڈ چھاتی = ۳۲ - ۳۰ھ

تعلیم ۲ جماعت ۔ عمر ۱۷ سال سے ۳۰ سال تک ۔

(ناظر امور عامہ)

انصار اللہ اور وقف جدید

اس وقت اللہ تعالیٰ کے فضل سے وقف جدید کے ماتحت مغربی اور مشرقی پاکستان میں ۱۰۳ معلمین قرآن مجید پڑھنے اور پڑھانے کا فریضہ انجام دے رہے ہیں ۔ وقف جدید کی اس اہمیت کے پیش نظر وقف جدید کے بارہ میں امام وقت کی طرف سے انصار اللہ پر جو ذمہ داریاں عائد کی گئی ہیں انصار اللہ ان کو کماحقہ ادا کرنے کے لئے فوری طور پر توجہ فرما دیں ۔ اور اپنے حلقہ جات میں وقف جدید کے چندہ کے معیاری وعدہ جات اور ان کی بروقت ادائیگی کا جائزہ لیں ۔

زعماء کرام اور دیگر عہدیداران سالانہ اجتماع کے موقع پر اپنی مساعی کے بارہ میں مفصل رپورٹیں دفتر میں پہنچا دیں ۔ اس امر کی ذمہ داری انصار اللہ کے ہر رکن پر عائد ہوتی ہے کہ اس کے حلقہ میں کوئی فرد بھی اس مبارک تحریک میں شمولیت سے محروم نہ رہے ۔

(قائد وقف جدید انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

دعائے مغفرت

افسوس ہے کہ مکرم صوفی روشن دین صاحب آف قادیان حال رحیم یار خان (جن کی گولبازار ربوہ میں آٹا کی مشین بھی رہی ہے) ۳۱/۱۰ کو وفات پا گئے ۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ۔

جنازہ ربوہ لایا گیا مورخہ ۱/۱۱ کو محترم قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری ناظر اشاعت لٹریچر و تصنیف نے بعد نماز ظہر نماز جنازہ پڑھائی ۔ جس کے بعد عام قبرستان میں تدفین عمل میں آئی ۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور بلند درجات عنایت کرے

(چوہدری فضل دین ۔ جلال الدین (پسران مرحوم) ریلوے روڈ ۔ رحیم یار خان)

درخواست ہائے دعا

۱۔ میں پانچ سال سے شادی شدہ ہوں مگر اولاد کوئی نہیں ۔ احباب دعا کریں کہ اللہ نیک اور خادم دین اولاد سے نوازے نیز مجھے قبول احمدیت کی توفیق بخشے آمین ۔

(ظہور حسین لاشاری معرفت میاں اقبال احمد ایڈووکیٹ راجن پور)

۲۔ مکرم پروفیسر محبوب الٰہی صاحب کی اہلیہ صاحبہ ایک عرصہ سے بیمار چلی آ رہی ہیں ۔ دوستوں کی خدمت میں صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے ۔

(۲) مکرم غلام احمد صاحب اشرف ایک ہفتہ سے بیمار ہیں اور ہسپتال میں داخل ہیں ۔ جماعت کے بزرگوں سے صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے ۔

(رانا مبارک احمد جنرل سیکرٹری و قائد ضلع و علاقائی بہاولپور)

زدجام عشق اعصاب اور پٹھوں کیلئے لاجواب ٹانک نیز جسمانی طاقت میں بے مثال ہے ایک کورس ۳۶ گولیاں ۳ روپے تیار کردہ دواخانہ خدمت خلق ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رمضان ہمیں توجہ دلاتا ہے کہ اپنے مقاصد میں کامیابی کیلئے مصائب سے گزرنا ضروری ہے

اس مہینہ میں زیادہ سے زیادہ تلاوت کرو اور قرآن کریم پر غور کرنے کی عادت ڈالو

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ رمضان کے مبارک مہینہ میں قرآن کریم کی تلاوت کرنے اور اس پر غور کرنے کی اہمیت کو واضح کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:۔

"رمضان رمض سے نکلا ہے جس کے معنے عربی زبان میں جلن اور سوزش کے ہیں خواہ وہ جلن دھوپ کی ہو خواہ بخاری کی۔ اس لئے رمضان کا مطلب یہ ہوا کہ ایسا موسم جس میں سختی کے اوقات اور ایام ہوں اور ادھر فرمایا ہم نے رات کو اتارا ہے اور رات تاریکی اور مصیبت پر دلالت کرتی ہے پس ان دونوں آیتوں میں یہ بتایا گیا ہے کہ الہام کا نزول تکالیف اور مصائب کے ایام میں ہوا کرتا ہے۔ جب تک کوئی قوم مصائب اور شدائد سے دوچار نہیں ہوتی۔ جب تک اُس کے دن راتیں نہیں بن جاتے جب تک وہ بھوک اور پیاس کی شدت سے تکلیف نہیں اٹھاتی جب تک انسانی جسم اندر اور باہر سے مصیبت نہیں اٹھاتا اُس وقت تک خدا تعالےٰ کا کلام اُس پر نازل نہیں ہو سکتا اور اس ماہ کے انتخاب میں اللہ تعالےٰ نے مسلمانوں کو یہی بتایا ہے کہ اگر تم اپنے اوپر الہام الٰہی کا دروازہ کھولنا چاہتے ہو تو ضروری ہے کہ تکالیف اور مصائب میں سے گزرو۔ اس کے بغیر الہام الٰہی کی نعمت تمہیں میسر نہیں آ سکتی پس رمضان کلام الٰہی کو یاد کرانے کا مہینہ ہے اسی لئے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اس مہینہ میں قرآن کریم کی تلاوت زیادہ کرنی چاہیئے۔ اور اسی وجہ سے ہم بھی اس مہینہ میں درس قرآن کا انتظام کرتے ہیں دوستوں کو چاہیئے کہ اس مہینہ میں زیادہ سے زیادہ تلاوت کیا کریں اور قرآن کریم کے معانی پر غور کیا کریں تا کہ ان کے اندر قربانی کی روح پیدا ہو جس کے بغیر کوئی قوم ترقی نہیں کر سکتی۔ بہرحال یہ مہینہ بتاتا ہے کہ جو شخص یہ چاہتا ہے کہ وہ دُنیا فتح کرے اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ غارِ حرا کی علیحدگیوں میں جائے۔ دُنیا چھوڑے بغیر نہیں مل سکتی۔ پہلے اس سے علیحدگی اختیار کرنی ضروری ہوتی ہے اور پھر وہ قبضہ میں آتی ہے مگر وہ قبضہ جیسے الٰہی قبضہ و تصرف کہتے ہیں ایک دنیوی قبضہ ہوتا ہے جیسے دجّال کا ہے اس کے ملنے کا بے شک یہی طریق ہے کہ اپنے آپ کو دنیا کے لئے وقف کر دیا جائے۔ لیکن جو شخص خدا تعالےٰ کا ہو کر اس پر قبضہ کرنا چاہے وہ اسی صورت میں کر سکے گا جب اسے چھوڑ دے گا۔ دیکھو ابوجہل نے دنیا کے لئے کوشش کی اور اُسے حاصل کیا مگر محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اُسے چھوڑ دیا اور پھر بھی وہ آپ کو مل گئی بلکہ ابوجہل سے زیادہ ملی۔ ابوجہل زیادہ سے زیادہ مکہ کا ایک رئیس تھا مگر آپ اپنی زندگی میں ہی سارے عرب کے بادشاہ ہو گئے اور آج ساری دنیا کے شہنشاہ ہیں۔ غرض جو دنیا محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو ملی وہ ابوجہل کو کہاں حاصل ہوئی۔ گو ابوجہل کو جو کچھ حاصل ہوا وہ دُنیا کمانے سے ملا لیکن محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو جو کچھ ملا وہ دُنیا چھوڑنے سے ملا۔ پس روحانی جماعتوں کو دُنیا چھوڑ دینے سے ملتی ہے اور دنیوی لوگوں کو دُنیا کمانے سے ملتی ہے اور رمضان ہمیں توجہ دلاتا ہے کہ اگر تم اپنے مقصد میں کامیاب ہونا چاہتے ہو تو ضروری ہے کہ پہلے شدائد اور مصائب قبول کرو۔ راتوں کی تاریکیاں قبول کرو۔ اور ان چیزوں سے مت گھبراؤ کیونکہ یہی قربانیاں تمہاری کامیابی کا ذریعہ ہیں۔

غرض رمضان ایک خاص اہمیت رکھنے والا مہینہ ہے اور جس شخص کے دل میں اسلام اور ایمان کی قدر ہوتی ہے وہ اس مہینہ کے آتے ہی اپنے دل میں ایک خاص حرکت اور اپنے جسم میں ایک خاص قسم کی کپکپاہٹ محسوس کئے بغیر نہیں رہ سکتا کتنی ہی صدیاں ہمارے اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے درمیان گزر جائیں۔ کتنے ہی سال ہمیں اور ان کو آپس میں جدا کرتے چلے جائیں۔ کتنے ہی دنوں کا فاصلہ ہم میں اور ان میں حائل ہوتا چلا جائے لیکن جس وقت رمضان کا مہینہ آتا ہے تو یوں معلوم ہوتا ہے کہ ان صدیوں اور سالوں کو اس مہینہ نے لپیٹ لپاٹ کر چھوٹا سا کر کے رکھ دیا ہے اور ہم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب پہنچ گئے ہیں۔ بلکہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ہی قریب نہیں چونکہ قرآن خدا تعالےٰ کی طرف سے نازل ہوا ہے اس لئے معلوم ہوتا ہے کہ اس تمام فاصلہ کو رمضان نے سمیٹ سمٹا کر ہمیں خدا تعالےٰ کے قریب پہنچا دیا ہے۔"

(تفسیر سورہ بقرہ صفحہ ۲۹۲/۳۹۳)

درخواست دعا

خاکسار ایک لمبے عرصے سے معدہ کی اور بعض دیگر عوارض میں مبتلا ہے بے حد تکلیف ہے بڑی کمزوری ہو چکی ہے۔ احباب ان بابرکت ایام میں اس عاجز کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ مجھے صحت کاملہ و شفائے عاجلہ عطا فرمائے (خاکسار آفتاب احمد از فیروز والہ ضلع گوجرانوالہ)

۹۹۴۹

۵۲۵۴

دعائے مغفرت

افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ مکرم مولوی محمد اسماعیل صاحب منیر سیکرٹری مجلس نصرت جہاں کے چھوٹے بھائی محمد اسحٰق صاحب انور واقف زندگی کل ۱۲ر نومبر کی صبح کو لمبی علالت کے بعد وفات پا گئے۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

کل بعد نماز عصر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ نے ازراہ شفقت مرحوم کی نماز جنازہ پڑھائی۔

مرحوم بہت مخلص اور نیک نوجوان تھے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور مرحوم کے بچوں اہلیہ اور دیگر لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

نئی دہلی ۱۳ر نومبر بھارت کی وزیراعظم مسز اندرا گاندھی نے اعلان کیا ہے کہ اگر بھارت کے لئے فائدہ مند ہوا تو بنگلہ دیش کو تسلیم کر لیا جائے گا انہوں نے کہا کہ اب یہ بات مشرقی بنگال کے عوام پر منحصر ہے کہ وہ کس طرف جانا چاہتے ہیں مغربی جرمنی کے دورہ کے دوسرے روز انہوں نے پاکستان پر الزام لگایا کہ وہ نوے لاکھ تارکان وطن کو بھارت دھکیل کر بھارت کے اندرونی معاملات میں مداخلت کر رہا ہے۔

اندرا گاندھی نے اس الزام کی تردید کر دی کہ برصغیر میں نسل کشی اور قتل و غارت بھارت کا ہمیشہ مقصد رہا ہے۔ بھارتی وزیراعظم نے اپنے ملک کی اقتصادی اور سماجی بدحالی اور بے گھر افراد کے داخلہ کا رونا رویا۔ اور کہا کہ بھارت یورپی مشترکہ منڈی سے تجارتی معاہدہ کرنا چاہتا ہے مغربی جرمنی کے چانسلر مسٹر ولی برانڈٹ نے اندرا گاندھی سے ملاقات کے دوسرے دور کے بعد بتایا کہ بھارتی وزیراعظم کے ساتھ بات چیت کے دوران کئی معاملات پر اتفاق رائے ہوا ہے انہوں نے اس توقع کا اظہار کیا ہے کہ بھارت پاکستان کے ساتھ جنگ نہیں کرے گا۔

واشنگٹن ۱۲ر نومبر واشنگٹن پوسٹ نے امریکی انٹیلی جنس کے حوالے سے بتایا ہے کہ پانچ ہزار ٹن سے زائد روسی فوجی اسلحہ جس میں طیارے بھی شامل ہیں اس ماہ بھارت پہنچ جائے گا۔ اخبار نے لکھا ہے کہ تین روسی تجارتی جہاز گذشتہ ہفتہ کے آخر میں فوجی اسلحہ سمیت بحیرہ اسود سے روانہ ہو گئے ہیں۔ ایک جہاز پر آٹھ طیاروں کی ایک کھیپ لادی گئی ہے۔

اسلام آباد ۱۳ر نومبر۔ آج یہاں ایک آرڈیننس جاری کیا گیا ہے جس کے تحت قومی یا صوبائی اسمبلی کے انتخابات میں حصہ لینے والے امیدوار کو اجازت دے دی گئی ہے کہ وہ ایک تحریر [illegible] ذریعہ جو متعلقہ انتخابی حلقے [illegible] کے نام ہو گا۔ پولنگ کے دن سے [illegible] مقابلہ سے دستبردار ہو سکتا ہے یہ آرڈیننس ۱۰ر نومبر کو جاری کیا گیا ہے اور فوری طور پر نافذ العمل ہو گا۔ اس مقصد کے لئے قومی اور صوبائی اسمبلیوں کے انتخابی (ترمیم شدہ) آرڈیننس مجریہ ۱۹۷۱ء میں ترمیم کی گئی ہے اور اس کا نام انتخابات سے دستبرداری کا آرڈیننس ہو گا۔

بون ۱۳ر نومبر۔ مسز گاندھی نے یہاں ایک انٹرویو میں دعویٰ کیا کہ پاکستان بھارتی تعاون کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتا۔ انہوں نے یہ بھی دعویٰ کیا کہ بھارت جنگ نہیں چاہتا تاہم ہر خطرہ کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار ہے اندرا گاندھی نے اس الزام کا اعادہ کیا کہ موجودہ حالات پاکستان کے اپنے پیدا کردہ ہیں بے گھر افراد کی وطن واپسی کے بغیر یہ حالات بہتر نہیں ہوں گے۔

PAKISTAN پاکستان